© rasailojaraid.com

مرتب مولانا قاضی فضل ربانی (فاضل دارالعلوم حقانیہ)
ناظم دارالعلوم عمرزئی

بنام ایزد سبحانہ تعالیٰ

گلہائے رنگ رنگ

حق گوئی و بیباکی

جہاں مردوں کا آئین حق گوئی و بیباکی ہے۔ واحد القہار کی قہاریت و جباریت پر ایمان و یقین رکھنے والے دنیا کی قاہر و جابر شخصیتوں کے سامنے حق گوئی سے کبھی نہ چوکے، انہوں نے ہمیشہ اپنی حق پسندی کا وہ ثبوت دے گئے جس کے بعد کہنا پڑتا ہے کہ ع

اللہ کے بندوں کو آتی نہیں روباہی

اسی سلسلہ میں ایک عبرت انگیز واقعہ سنیئے جس کے راوی کوئی حاطب   نہیں بلکہ محدث دہلوی جیسا ثقہ اور متبحر محدث ہے۔ لکھا ہے کہ سلطان غیاث الدین بلبن کی تمنا تھی کہ مولانا کمال الدین زاہد کو اپنی نماز کا امام بنا دیں۔ سلطان نے مولانا کو طلب کر کے فرمایا۔ مولانا ہمیں آپ کے علم و عمل دیانت و تقویٰ پر پورا پورا اعتماد ہے۔ اس لئے اگر آپ کرم فرما کر ہماری امامت کی ملازمت پسند فرمائیں تو آپ کی عنایت ہوگی اور ہم کو اپنی نماز کی مقبولیت کا یقین و اذعان ہوگا۔

محدث موصوف نے لکھا ہے کہ اس درخواست کا جواب دیتے ہوئے فقیر غیور نے کہا کہ:

"ما را جز نماز چیزے نماندہ است اکنون بادشاہ چہ می خواہد کہ ایں ہم از ما برد" (اخبار الاخیار)

یعنی ہمارے پاس فقر کے سوا اب رہ ہی کیا گیا ہے؟ کیا بادشاہ اس دولت پر بھی یورش کے لئے تیار ہو گیا؟ مولانا کی ایسی صاف گوئی پر سلطان وقت چپ رہ گیا۔

دیکھئے! آج حکومت کے چھوٹے چھوٹے مناصب اور حقیر عہدوں پر اپنی برتری کے لئے ذلیل و اوچھے ہتھیاروں کو استعمال کر کے بہتر رہے ہیں۔ اب ان واقعات کی تکذیب پر طلاقت لسانی کے تمام جوہر کیوں نہ صرف کر دیں تو اور کیا کریں کہ اپنی حرص و آز کی شرمناک تفصیل اب اسی طرح چھپائی جا سکتی ہے۔

بوتراب

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو زبان حق ترجمان نے "بوتراب" کے لقب سے ملقب کیا تھا۔ اسلامی تاریخ کی یہ اولوالعزم شخصیت اور صحابہؓ کے دور کے مقدس و برگزیدہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہستی تمام عمر خاکساری کا مظاہرہ کرتی رہی جس زمانہ میں مسلمانوں کی وسیع ترین آبادی جو پاکستان سے کئی گنا بڑی تھی کے مختار امیر تھے۔ اس وقت بھی یہ ترابی کیفیات سے دل و دماغ سرشار رہے۔ کوفہ جو امیر رضی اللہ عنہ کا دار الخلافہ تھا وہاں جب پہنچے تو ابن سعد نے لکھا ہے۔ کوفہ میں عظیم الشان قصر الامارۃ موجود تھا۔ لیکن حضرت امیر رضی اللہ نے کوفہ میں قیام کا جب ارادہ فرمایا اور لوگوں نے قصر الامارۃ میں فروکش ہونے کی آرزو کی تو آپ نے انکار فرمایا اور کوفہ کے شہری میدان میں پھوس کی چند جھونپڑیاں جو پڑی ہوئی تھیں انہیں میں اہل وعیال کے ساتھ اقامت گزیں ہو گئے اور اسی حالت میں جام شہادت بھی نوش فرمایا۔ (ابن سعد ص ۱۱۹)

معمولی گرمی کے زمانے میں سرد مقامات پر حکومتوں کے کاروبار کو منتقل کرنے والے جو عوام کی دولت کو بے دریغ لٹا رہے ہیں۔ اور عیش سے زیادہ عیاشی میں وقت گذار رہے ہیں، وہ بتائیں کہ جمہوریت یہ ہے جس کا پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے۔ یا زیادہ صحیح جمہوریت پسند بوتراب تھا جس نے کاخ کو چھوڑ کر خاک کو پسند کیا اور بیت المال کی ایک کوڑی بھی معمولی بود و ماند کے لئے ناجائز طریقہ پر استعمال کرنے کا روادار نہ ہوا۔

فراست مومنانہ

ایمان و اسلام کے حقیقی تقاضوں کو پورا کرنے کے بعد ایک مومن میں بھی یہ نور فراست پیدا ہو جاتا ہے۔ اگرچہ مومن کی فراست نبی کی فراست کے مقابلہ میں کم اور کیف دونوں اعتبار سے ہلکی ہوتی ہے۔ تاہم مومن کا قلب اس دولت سے خالی نہیں رہتا۔ اس سلسلہ کا ایک واقعہ سنیئے لکھا ہے کہ:۔

ایک آتش پرست اپنے مخصوص مذہبی لباس میں حضرت جنید بغدادیؒ کی مجلس میں پہنچا اور جنیدؒ سے کہنے لگا۔ شیخ "اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ" کا کیا مطلب ہے۔ جنیدؒ نے یہ سوال سن کر تھوڑی دیر کیلئے اپنے سر کو جھکا لیا اور اس کے بعد کہا "اچھا اسلام قبول کرو تمہارے اسلام لانے کا وقت آ پہنچا۔ چنانچہ وہ فوراً اسلام لے آیا"

امام یافعیؒ کہتے تھے کہ لوگ سمجھتے ہیں، اس میں جنیدؒ کی ایک ہی کرامت ہے۔ حالانکہ اس واقعہ میں جنیدؒ کی دو کرامتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ جنیدؒ نے پہچان لیا کہ یہ کافر ہے۔ اور دوسری یہ کہ اس کے اسلام لانے کے متعلق بھی پیشگوئی کر دی۔

© rasailojaraid.com